امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب

ڈوبا ہوا امام کا چہرہ لہو میں ہے   تڑپا ہے کائنات کا مولا لہو میں ہے

بھیگا ہوا علیؑ کا سراپا لہو میں ہے   سر پیٹو تر امام ہمارا لہو میں ہے

سجدے میں ہائے ظلم کی تلوار چل گئی

افلاک کانپے درد سے دنیا دہل گئی

زخمی ہوا امام کا سر وامصیبتا   چہرہ ہوا ہے خون میں تر وامصیبتا

ہاتف نے دی ہے غم کی خبر وامصیبتا   تھرا رہا ہے غم سے جگر وامصیبتا

آئے حسن حسین قیامت تھی سامنے

ڈوبی پدر کی خون میں صورت تھی سامنے

سجدہ سے مرتضیٰؑ کو اٹھایا سنبھال کر   خوں بہہ رہا تھا اور تھا چہرہ لہو میں تر

لپٹے گلے سے اور پکارے پدر پدر   بولے علیؑ نماز پڑھا دو میرے پسر

ہم فیض یاب ہو گئے شکر خدا کرو

صابر رہو جہان میں ذکر خدا کرو

www.enarsiya.com

رومال سرکو باندھکے روئے حسن حسین بعد نماز شہ کو اٹھائے حسن حسین
شہ کو گلیم پر تھے لٹائے حسن حسین کاندھوں پہ تھے گلیم اٹھائے حسن حسین

تھا خون بہتا حیدر کرار گھر چلے
مثل جنازہ حیدر کرار گھر چلے

زینبؑ پکاری پیٹ کے سر وامصیبتا بابا ہیں میرے خون میں تر وامصیبتا
لرزاں ہے آج میرا جگر وامصیبتا آئی یتیمی کی ہے خبر وامصیبتا

کیسا یہ وار چل گیا شاہا جواب دو
بابا جواب دو میرے بابا جواب دو

شدت سے سر میں درد ہے آقا تڑپتے ہیں۔ بیتاب و بیقرار ہیں شاہا تڑپتے ہیں
دونوں جہاں کے والی و داتا تڑپتے ہیں۔ آقا تڑپتے ہیں میرے مولا تڑپتے ہیں

بابا تڑپ رہے ہیں پسر بیقرار ہیں
صدمے سے کانپتے ہیں جگر بیقرار ہیں

دو روز درد و غم سے تڑپتے رہے امام۔ کروٹ بدل بدل کے تھے بے چین نیک نام
بڑھتا تھا درد اور اذیت تھی صبح و شام۔ بے تاب و بے قرار تھے سلطان خاص و عام

کرب و بلا نظر میں تھی غم ناک ہوتے تھے
شبیرؑ کو گلے سے لگاتے تھے روتے تھے

منہ دیکھ کر حسنؑ کا یہ فرمایا خوش سیر سم سے کلیجہ چاک تیرا ہوگا اے پسر
شبیر تیرا تیغ سے ہے ہے کٹے گا سر بے دست ہوگا نہر پہ عباس نامور

بلوہ میں بیٹیاں میری تشہیر ہوینگی
بازو بندھینگے زینب و کلثوم روینگی

لائی پیام موت جو اکیسویں سحر قبلہ کی سمت پھر گئے سلطان بحر و بر
کلمہ پڑھا تو درد سے تھرا گیا جگر مولا نے مسکرا کے جہاں سے کیا سفر

سر پیٹو شیعو حیدرؑ کرار مر گئے
بیوں کے اور یتیموں کے غم خوار مر گئے

زینبؑ پکاری پیٹ کے سر ہائے بابا جاں تم نے کیا جہاں سے سفر ہائے بابا جاں
بیٹی ہے آج برہنہ سر ہائے بابا جاں لیتے نہیں ہو میری خبر ہائے بابا جاں

محشر ہے آہ سامنے بابا کی لاش ہے
زینبؑ کا آج غم سے جگر پاش پاش ہے

ہے داغ یوں کلیجہ پہ مرنا امام کا روتا ہے سر کو پیٹ کے کنبہ امام کا
آنکھوں کے سامنے ہے جنازہ امام کا لپٹا ہر اک ہے لاش سے پیارا امام کا

بیٹے ہیں گرد سامنے بابا کی لاش ہے
شور فغاں ہے سرور والا کی لاش ہے

بیٹے پدر کا آج جنازہ اٹھاتے ہیں   سب اہلبیت خاک سروں پر اڑاتے ہیں
کہہ کہہ کے اہلبیت یہ آنسو بہاتے ہیں   مولا علی مزار میں سونے کو جاتے ہیں

زینب پکارتی ہے کہ بابا نہ جایئے
پھٹتا ہے غم سے میرا کلیجہ نہ جایئے

بازار کوفہ سے وہ جنازہ ہوا رواں۔ سب لوگ سر کو پیٹ کے کرنے لگے فغاں
چلاتے تھے کہ ہائے شہنشاہ بیکساں۔ مرقد میں سونے جاتے ہیں سلطان انسوجاں

ہر دل پہ نقش رحم و کریمی کا چھوڑ کر
اے غمگسار جاتے ہو منہ ہم سے موڑ کر

سونے چلے لحد میں جناب امیر ہائے   ہیں خاک اڑاتے سارے یتیم و یسیر ہائے
آنسو بہاتے ساتھ ہیں سارے فقیر ہائے۔ زنجیریں تھامے روتے ہیں سارے اسیر ہائے

چلاتے ہیں ہمارا مدد گار مرگیا
ہم غم زدوں کا ہائے وہ غم خوار مرگیا

مرقد پہ لایا اور اتارا مزار میں   بیٹوں نے بابا جاں کو سلایا مزار میں
تلقین پڑھ کے شانہ ہلایا مزار میں   مولا علی کو ہائے چھپایا مزار میں

سہہ سہہ کے ظلم قبر میں سرکار سو گئے
پیوند قبر حیدر کرار ہو گئے

مدحت کہے کہ فاطمہ پرسہ قبول ہو
یا مصطفے و مجتبیٰ پرسہ قبول ہو
شبیر شاہ کربلا پرسہ قبول ہو
آل رسول کبریا پرسہ قبول ہو

اشکوں کی نذر لیجئے یا بارہویں امام
پرسہ قبول کیجئے یا بارہویں امام

www.emarsiya.com